65965-کیا عورتیں نماز تراویح کے لیے کسی ایک گھر میں جمع ہو سکتی ہیں ؟

سوال

ہم ایک گاؤں میں رہتی ہیں جہاں عورتیں مسجد میں نہیں جاتیں، اور مسجد میں عورتوں کے لیے جگہ بھی مخصوص نہیں ہے، توکیا کچھ عورتیں کسی ایک گھر میں جمع ہو کر باجماعت نماز تراویح ادا کر سکتی ہیں ؟

اور اگر ایسا کرنا جائز ہے توکیا یہ نماز تراویح سری ادا کریں یا کیا کریں ؟

اور اگر نماز جہری ہو مثلا فجر یا مغرب اور عشاء کی نماز تو وہ یہ نمازیں باجماعت کس طرح ادا کریں، اور جماعت کرانے والی بھی ایک عورت ہو توکیا وہ قرات اونچی آواز سے کرینگی یا نہیں ؟

پسندیدہ جواب

اول :

عورتیں کسی ایک کے گھر میں نماز تراویح کی ادائیگی کے لیے جمع ہو سکتی ہیں، لیکن شرط یہ ہے کہ بن سنور اور میک اپ کر کے نہ نکلیں، اور فتنہ سے امن ہو.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

"جب فتنہ سے امن ہو تو عورتیں عورتیں نماز تراویح میں آ سکتی ہیں، لیکن شرط یہ ہے کہ وہ باپردہ ہو کر نکلیں، اور بے پردہ اور بن سنور کر اور خوشبو لگا کر نہ نکلیں" انتہی

دیکھیں : فتاوی ابن عثیمین (14) سوال نمبر (808).

اور ان کے لیے افضل اور بہتر یہ ہے کہ ہر ایک عورت اپنے گھر میں اکیلی نماز ادا کرے، بلکہ وہ اپنے گھر کے آخری کمرہ میں ادا کرے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بیان فرمایا ہے کہ عورتوں کی فرضی نماز گھروں میں ادا کرنا مسجد میں ادا کرنے سے بہتر اور افضل ہے، تو پھر نفلی نماز تو بالاولی گھر میں بہتر ہوگی.

ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"عورتوں کے بہتر مسجدیں ان کے گھر کی گھرائی ہے"

مسند احمد حدیث نمبر (26002) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الترغیب حدیث نمبر (341) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

بلکہ عورت کا اپنے گھر میں نماز ادا کرنا مسجد حرام یا مسجد نبوی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں باجماعت نماز ادا کرنے سے بھی افضل اور بہتر ہے.

ابو حمید الساعدی رضی اللہ تعالی عنہ کی بیوی ام حمید رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنی لگی : اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کے ساتھ نماز ادا کرنا پسند کرتی ہوں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے :

"مجھے علم ہے کہ تو میرے ساتھ نماز ادا کرنا پسند کرتی ہے، تیرا گھر میں نماز ادا کرنا تیرا اپنے کمرہ میں نماز ادا کرنے سے بہتر ہے، اور گھر کے صحن میں نماز ادا کرنا اپنی قوم کی مسجد میں نماز ادا کرنے سے بہتر ہے، اور تیرا اپنی قوم کی مسجد میں نماز ادا کرنا میری مسجد میں نماز ادا کرنے سے بہتر ہے"

راوی کہتے ہیں کہ تو انہیں حکم دیا تو ان کے گھر کے آخر اور اندھیرے میں نماز ادا کرنے کے لیے جگہ بنا دی گئی، تو وہ موت تک وہیں نماز ادا کرتی رہیں"

مسند احمد حدیث نمبر (26550) ابن خزیمہ رحمہ اللہ نے حدیث نمبر (1689) میں اسے صحیح قرار دیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الترغیب حدیث نمبر (340) میں اسے حسن قرار دیا ہے.

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالی نے اس حدیث پر مندرجہ ذیل باب باندھا ہے :

باب ہے عورت کا اپنے کمرہ میں نماز ادا کرنا اپنے گھر میں نماز ادا کرنے سے بہتر ہے، اور اس کا اپنی قوم کی مسجد میں نماز ادا کرنا مسجد نبوی میں نماز ادا کرنے سے بہتر ہے اگرچہ مسجد نبوی میں نماز باقی مسجدوں سے ایک ہزار نماز سے افضل ہے، اس کی دلیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مندرجہ ذیل فرمان ہے :

"میری مسجد میں نماز باقی مسجدوں میں ایک ہزار نمازوں سے افضل ہے"

اس سے مراد مردوں کی نماز ہے، نہ کہ عورتوں کی.

شیخ عبد العظیم آبادی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

عورتوں کی نماز گھر میں افضل ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس سے وہ فتنہ سے امن میں رہتی ہیں، اور اس کی تاکید اس سے ہوتی ہے کہ جو کچھ عورتوں نے بے پردگی اور زیبائش اختیار کرنا شروع کی دی ہے"

دیکھیں : عون المعبود (193/2).

دوم :

جب مندرجہ بالا شروط کے مطابق عورتیں کسی گھر میں جمع ہوں تو ان کے لیے جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا جائز ہے، اور ان کی امام کرانے والی عورت ان کے وسط میں کھڑی ہوگی نہ کہ ان کے آگے، اور نہ ہی وہ اپنے محرم مردوں کی جماعت کرائے گی، اور وہ جہری نمازوں میں اسی طرح اونچی آواز سے پڑھے گی جس طرح مرد پڑھتے ہیں، لیکن شرط یہ ہے کہ اس کی آواز مردوں کو سنائی نہ دے، لیکن اگر اس کے محرم مردوں کو اس کی آواز جاتی ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں.

ام ورقہ بنت عبد اللہ بن نوفل انصاریہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے گھر میں مؤذن رکھنے کی اجازت دی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دے دی، اور انہیں حکم دیا کہ وہ اپنے گھر والوں کی جماعت کروایا کرے"

سنن ابو داود حدیث نمبر (591) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے ارواء الغلیل حدیث نمبر (493) میں اسے حسن قرار دیا ہے.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے کہ وہ اذان اور اقامت کہا کرتی اور عورتوں کے درمیان کھڑے ہو کر ان کی جماعت کروایا کرتی تھیں.

اورعائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے فرضی نماز میں عورتوں کی امام کروائی اوران کے درمیان میں کھڑی ہوئیں.

اور حجیرۃ بنت حصین رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتی ہیں کہ ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا نے ہماری امامت کروائی اوروہ عورتوں کے وسط میں کھڑی ہوئیں.

اورام الحسن بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا کو عورتوں کی امامت کرواتے ہوئے دیکھا، وہ ان کے ساتھ دو صفوں میں کھڑی ہوتی تھیں.

شیخ البانی رحمہ اللہ تعالی ان آثار کی تخریج کرنے کے بعد کہتے ہیں :

بالجملہ یہ آثار عمل کے لیے صحیح ہیں اورخاص کرجبکہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مندرجہ ذیل فرمان کے عموم کی تائید کرتے ہیں :

" عورتیں مردوں کی شقائق ہیں "

دیکھیں : صفۃ صلاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم (153-155). مختصرا

اورابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

عورت نماز میں اونچی آواز سے پڑھے گی اوراگروہاں (مرد) ہوں توپھر وہ اونچی آواز سے نہیں پڑھے گی، لیکن اگروہ مرد اس کے محرم ہوں توپھر اونچی آواز میں پڑھنے میں کوئی حرج نہیں.

دیکھیں : المغنی ابن قدامہ (17/2).

واللہ اعلم.